بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

واضح رہے کہ مسجد کی تعمیر کے وقت اگر تہہ خانہ کو مسجد سے مستثنیٰ کرنے کی نیت نہ کی گئی ہو تو اس مسجد کے نیچے اور اوپر سب مسجدِ شرعی کا حصہ ہے، وہاں وضو خانہ یا بیت الخلاء وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے۔ اگر بنالیا ہو تو ختم کرنا ضروری ہے۔ البتہ اگر مسجد کی تعمیر سے پہلے ہی مسجد کے تہہ خانہ میں وضو خانہ یا بیت الخلاء وغیرہ طے کر لئے جائیں، اسکے بعد اس پر مسجد تعمیر کی جائے تو شرعاً ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ مسجد پر وقف شدہ وضو خانہ اور بیت الخلاء کا نفع نمازیوں کو پہنچتا ہے اور مسجد کی تعمیر سے پہلے اسکے نیچے ایسی چیز تعمیر کرنا جسکا نفع نمازیوں یا مسجد کو پہنچتا ہو، جائز ہے۔ تاہم چونکہ بیت الخلاء طبعاً ایک ناگوار جگہ ہے، اسلئے اگر اسکو مسجد کے تہہ خانہ میں بنانے کے بجائے مسجد سے بالکل الگ جگہ پر بنایا جائے تو بہتر ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں صورتِ مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ:

﴿۱﴾۔۔۔ یہ ہال مسجد کا ہی حصہ ہے اور یہاں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

﴿۲﴾۔۔۔ اگر یہ ہال پہلے بنالیا گیا تھا اور یہاں نماز وغیرہ شروع ہو گئی تھی، اسکے بعد اس ہال کے نیچے تہہ خانہ میں وضو خانہ، بیت الخلاء اور گٹر وغیرہ تعمیر کیے گئے تھے تو اس صورت میں اسکے نیچے سے بیت الخلاء وغیرہ کو جلد از جلد ختم کرنا ضروری ہے۔ البتہ اگر مسجد کی تعمیر سے پہلے ہی ہال کے نیچے تہہ خانہ میں بیت الخلاء وغیرہ بنانا طے کر لیا گیا تھا تو ایسا کرنا اگرچہ خلافِ اولیٰ تھا، تاہم اب ان بیت الخلاء وغیرہ کا ختم کرنا ضروری نہیں۔

تبيين الحقائق – (٣ / ٣٣٠)

قال – رحمه الله – (ومن جعل مسجدا تحته سرداب أو فوقه بيت وجعل بابه إلى الطريق وعزله أو اتخذ وسط داره مسجدا وأذن للناس بالدخول فله بيعه ويورث عنه) لأنه لم يخلص لله لبقاء حق العبد فيه والمسجد لا يكون إلا خالصا لله لما تلونا ومع بقاء حق العبد في أسفله أو في أعلاه أو في جوانبه محيطا به لا يتحقق الخلوص كله ... بخلاف مسجد بيت المقدس فإن السرداب فيه ليس بمملوك لأحد بل هو لمصالح المسجد حتى لو كان غيره مثله نقول بأنه صار مسجدا

حاشية الشلبي على تبيين الحقائق – (٣ / ٣٣٠)

(قوله والمسجد لا يكون إلا خالصا لله تعالى إلخ) ولأن اتخاذ المسجد عرف بالشريعة وفي الشريعة لم يكن المسجد إلا وما فوقه وتحته لله ألا ترى إلى مسجد رسول الله – صلى الله عليه وسلم – الذي بناه بالمدينة وإلى المسجد الحرام الذي بناه إبراهيم – صلوات الله وسلامه عليه – بمكة وإلى مسجد بيت المقدس الذي بناه داود النبي – صلوات الله وسلامه عليه – بالرخام والمرمر وجعل عليه قبة من ياقوت أحمر وجعل فوق ذلك جوهرا يضيء فراسخ تغزل بضوئها النساء في ظلمة الليالي فكل مسجد لم يكن كذلك بأن لا يكون خالصا لله لم يجز أورد أبو الليث هنا سؤالا وجوابا فقال فإن قيل أليس مسجد بيت المقدس تحته مجتمع الماء والناس ينتفعون به قيل إذا كان تحته شيء ينتفع به عامة المسلمين يجوز لأنه إذا انتفع به عامة المسلمين صار ذلك لله تعالى أيضا.

Scanned by CamScanner